www.KitaboSunnat.com



سیرتِ طیبہ

مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ

# نبی کریم ﷺ پر قاتلانہ حملے اور سازشیں

﴿ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ﴾

آپ ﷺ کا زمانہ نبوت صرف ۲۳ سال ہے۔ جن میں سے ابتدائی تین سال تو انتہائی خفیہ تبلیغ کے ہیں۔ باقی بیس سال میں اس محسن انسانیت پر کم و بیش اٹھارہ دفعہ قاتلانہ حملے یا آپ کو ختم کرنے کے لئے سازشیں ہوتی رہیں۔ ان میں سے دس حملے یا سازشیں تو مشرکین مکہ سے تعلق رکھتی ہیں، تین یہود سے، تین بدوی قبائل سے، ایک منافقین سے اور ایک شاہِ ایران خسرو پرویز سے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھنے کی ذمہ داری لے رکھی تھی لہٰذا دشمن کی ہر تدبیر ناکام ہوتی رہی اور بالآخر اللہ کی تدبیر ہی غالب ہوئی اور اسلام کو باقی تمام اَدیان پر غلبہ حاصل ہوگیا۔ اسلام کے سارے دشمن مل کر بھی نہ اسلام کو ختم کرسکے اور نہ پیغمبر اسلام کو۔ دنیا کی تاریخ میں شاید آپ کو کوئی دوسری ہستی نہ مل سکے گی جس کو ختم کرنے کے لئے اتنی کثیر تعداد میں حملے اور سازشیں کی گئی ہوں۔

لیکن اللہ تعالیٰ کی اس ذمہ داری کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپؐ دشمنوں کے ہر طرح کے شر سے محفوظ و مامون رہے بلکہ آپؐ زندگی بھر ان کی طرف سے دکھ اور ایذائیں سہتے رہے، البتہ وہ آپ کو جان سے ختم نہ کرسکے، پھر اس ذمہ داری کی اطلاع بھی آپ کو زندگی کے آخری دور میں دی گئی۔ مندرجہ بالا آیات﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ سورہ مائدہ کی آیت ہے جو مدنی دور کی آخری سورتوں میں سے ہے اور ترتیب ِنزولی کے لحاظ سے اس کا نمبر ۱۱۲ ہے۔ جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ آپ کو ہر موقع پر احتیاطی تدابیر سے کام لینا پڑتا تھا اور اذیت بھی برداشت کرنا پڑتی تھی۔ بعض اوقات آپؐ کو دشمن کے مذموم ارادہ کی اطلاع بذریعہ وحی ہوجاتی تھی اور جب اس سے بچاؤ اور مدافعت آپ کے بس سے باہر ہوتی تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد شامل ہوجاتی اور آپؐ کی جان کے بچاؤ کا کوئی نہ کوئی ذریعہ پیدا ہوجاتا تھا۔ ذیل میں ایسے واقعات کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

## ۱۔ آپؐ کی جان بچانے والے کی شہادت

کوہ صفا پر اپنے 'اقرباء' کو دعوت دینے کے بعد جب آیت ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ﴾ (۱۵:۹۴) (آپ کو جو حکم دیا جاتا ہے، وہ کر گزریئے) نازل ہوئی تو آپؐ نے حرمِ کعبہ میں جاکر توحید کا اعلان فرمایا۔ اس وقت تک مسلمانوں کی تعداد چالیس / پینتالیس سے زیادہ نہ تھی اور وہ چھپ چھپا کر وقت گزار رہے



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تھے۔ کفار کے نزدیک آپؐ کا یہ اعلان مشرکین مکہ کی سب سے بڑی توہین کے مترادف تھا۔ چنانچہ دفعۃً ایک ہنگامہ بپا ہو گیا اور ہر طرف سے لوگ آپؐ پر پل پڑے۔ آپؐ کے ربیب (حضرت خدیجہؓ الکبریٰ کے پہلے خاوند سے بیٹے) حارث بن ابی ہالہ گھر میں موجود تھے۔ انہیں خبر ہوئی تو دوڑتے ہوئے آئے اور آپؐ کو بچانا چاہا۔ اب ہر طرف سے ان پر تلواریں پڑنے لگیں اور وہ شہید ہو گئے۔ اسلام کی راہ میں یہ پہلا خون جو بہایا گیا۔(۱)

## ۲۔ ابو جہل کا ارادۂ قتل

یہ واقعہ مختصراً یوں ہے کہ ایک دن ابو جہل نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ "میں نے اللہ سے یہ عہد کر رکھا ہے کہ کسی وقت جب محمد (ﷺ) سجدہ میں جائیں تو بھاری پتھر سے ان کا سر کچل دوں۔ تاکہ یہ روز کا جھگڑا ختم ہو۔ اس کے بعد چاہے تو تم لوگ مجھے بالکل بے یار و مددگار چھوڑ دو کہ بنو عبدِ مناف مجھ سے جیسا جی چاہے سلوک کریں اور چاہے تو میری حفاظت کرو" اس کے ساتھیوں نے کہا:

"واللہ! ہم تمہیں بے یار و مددگار نہ چھوڑیں گے۔ لہٰذا تمہارا جو جی چاہے کر گزرو"

اس تجویز کے مطابق ابو جہل ایک بھاری پتھر لے کر کعبہ میں پہنچا اور مناسب موقع کا انتظار کرنے لگا۔ چنانچہ جب آپؐ سجدہ میں گئے تو ابو جہل پتھر لے کر آپؐ کے قریب پہنچا۔ مگر یکدم خوف زدہ ہو کر پیچھے ہٹنے لگا۔ اس کا رنگ اڑا ہوا تھا اور وہ پتھر کو بھی مشکل ہی سے نیچے رکھ سکا۔ اس کے ساتھی بڑے متعجب تھے کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ انہوں نے پوچھا: "ابوالحکم! یہ کیا ماجرا ہے؟" وہ کہنے لگا:

"جب میں محمد (ﷺ) کی طرف بڑھ رہا تھا تو ایک مہیب شکل کا اونٹ مجھے نظر آیا۔ بخدا میں نے کسی اونٹ کی ایسی ڈراؤنی کھوپڑی، گردن اور ایسے ڈراؤنے دانت کبھی نہیں دیکھے، وہ اونٹ مجھے نگل جانا چاہتا تھا اور میں نے مشکل سے پیچھے ہٹ کر اپنی جان بچائی تھی"۔(۲)

## ۳۔ عقبہ بن ابی معیط کا ارادۂ قتل

عقبہ بن ابی معیط ہر وقت اس تاک میں رہتا تھا کہ آپؐ کا گلا گھونٹ کر آپؐ کا کام تمام کر دے اور ایسا موقعہ مشرکین کو اس وقت میسر آتا تھا جب آپؐ کعبہ میں نماز ادا کر رہے ہوں۔ حضرت عروہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا کہ مشرکین مکہ نے رسول اللہ ﷺ کو جو سخت ایذا پہنچائی وہ کیا تھی؟ تو انہوں نے اپنا چشم دید واقعہ یوں بیان کیا کہ آپؐ کعبہ میں نماز ادا کر رہے تھے۔ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اپنی چادر آپؐ کے گلے میں ڈال کر اسے اس قدر بل دیئے کہ آپؐ کا گلا گھٹنا شروع ہو گیا۔ آنکھیں باہر آئیں اور قریب تھا کہ آپؐ کا کام تمام ہو جاتا کہ اتنے میں حضرت ابو بکرؓ آن پہنچے انہوں نے زور سے عقبہ کو پرے دھکیل کر آپؐ کو چھڑا دیا اور فرمایا:(۳)

﴿اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ﴾



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"کیا تم ایک شخص کو محض اس لئے مار ڈالنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے، درآنحالیکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نشانیاں بھی لے کر آیا ہے" (۴۰:۲۸)

اور حضرت اسماءؓ کی روایت میں مزید تفصیل یہ ہے کہ "جب عقبہ نے آپؐ کی گردن میں چادر ڈال کر زور سے گھونٹا تو آپؐ کے منہ سے چیخ نکل گئی کہ "اپنے ساتھی کو بچاؤ" آپؐ کی یہ چیخ سن کر ہی حضرت ابوبکرؓ آپؐ کی مدد کے لئے آئے تھے اور جب حضرت ابوبکرؓ نے عقبہ کو دھکیل کر پرے ہٹادیا تو مشرکین حضرت ابوبکرؓ پر حملہ آور ہوگئے اور جب حضرت ابوبکرؓ واپس لوٹے تو ان کی اپنی یہ کیفیت تھی کہ ہم ان کی چوٹی کا جو بال بھی چھوتے تھے وہ ہماری چٹکی کے ساتھ چلا آتا تھا۔(۴)

## ۴۔ حضرت عمرؓ کا اسلام لانے سے قبل آپؐ کے قتل کا ارادہ

ایک دفعہ مشرکین مکہ کعبہ میں بیٹھے پیغمبر اسلامؐ کی لائی ہوئی افتاد سے نجات حاصل کرنے کے سلسلہ میں غور وفکر کر رہے تھے کہ حضرت عمرؓ جوش میں آکر کہنے لگے کہ میں ابھی جاکر یہ جھنجٹ ختم کئے دیتا ہوں۔ چنانچہ ننگی تلوار ہاتھ میں لے کر اس ارادہ سے نکل کھڑے ہوئے۔ راہ میں ایک مسلمان نعیم بن عبداللہؓ ملے، انہوں نے پوچھا: "عمر! آج کیا ارادے ہیں؟" کہنے لگے: تمہارے پیغمبر کا کام تمام کرنے جاتا ہوں"۔ نعیمؓ کہنے لگے: "پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو، تمہاری بہن اور بہنوئی دونوں مسلمان ہوچکے ہیں"۔ حضرت عمرؓ نے اسی غصہ کی حالت میں ان کے گھر کا رخ کیا۔ دروازہ بند تھا۔ اندر سے قرآن پڑھنے کی آواز آرہی تھی اور حضرت خبابؓ بن ارت انہیں قرآن کی تعلیم دے رہے تھے۔ آپؐ نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ انہوں نے دروازہ کھولا تو حضرت عمرؓ نے بے تحاشا اپنے بہنوئی کو پیٹنا شروع کردیا۔ ان کی بہن فاطمہ آڑے آگئیں تو اسے بھی مار مار کر لہولہان کردیا۔ فاطمہ کہنے لگیں: "عمر! اگر تم ہمیں مار بھی ڈالو تو بھی ہم اسلام کو چھوڑ نہیں سکتے۔" بہن کی اس بات پر آپ کا دل پسیج گیا۔ کہنے لگے: اچھا مجھے بھی یہ کلام سناؤ۔ قرآن سننے کے بعد آپ کے دل کی دنیا ہی بدل گئی۔ وہاں سے اٹھے اور سیدھے دارِ ارقم کی طرف چل پڑے۔ گو تلوار بدستور گردن میں حمائل تھی مگر ارادہ بدل چکا تھا۔ دارِ ارقم پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ مسلمانوں نے دراڑ سے دیکھا کہ عمر تلوار سنبھالے دروازے پر کھڑے ہیں۔ جس سے مسلمان کچھ سہم گئے۔ حضرت حمزہؓ وہاں موجود تھے۔ کہنے لگے کہ دروازہ کھول دو۔ اگر عمر کسی برے ارادے سے آیا ہے تو اسی کی تلوار سے اس کا سر قلم کردوں گا۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ خود آگے بڑھے اور عمر کا دامن کھینچ کر پوچھا۔ "عمر! کس ارادہ سے آئے ہو؟" حضرت عمرؓ نے بڑے ادب سے کہا کہ اسلام(۵) لانے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ چنانچہ سب کے سامنے آپ نے کلمہ پڑھا۔ تو سب مسلمانوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ گویا حضرت عمرؓ کا ارادۂ قتل ہی آپؐ کے اسلام لانے کا سبب بن گیا۔



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# آپ ﷺ کے قتل کی اجتماعی کوششیں

## ۵۔ مقاطعہ شعبِ ابی طالب

اس مقاطعہ کا تذکرہ سیرت کی کتابوں میں تفصیل سے ملتا ہے۔ جس میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس معاشرتی بائیکاٹ کا اصل محرک ابوجہل تھا اور اس مقاطعہ کی شرائط یہ تھیں کہ بنوہاشم اور بنوعبدِمناف سے نہ کوئی لین دین کیا جائے، نہ بول چال رکھی جائے گی اور نہ ہی رشتہ ناطہ کیا جائے گا۔ تا آنکہ یہ لوگ مجبور ہو کر محمد (ﷺ) کو ہمارے حوالہ نہ کردیں۔

یہ یک طرفہ تحریر وادی محصب (۶) میں جمع ہو کر لکھی اور کعبہ کے دروازہ پر آویزاں کردی گئی۔ اب اس حوالگی کا مطلب تو سب جانتے ہیں کہ اس سے مشرکین مکہ کی مراد اسلام اور پیغمبر اسلام سب کو ختم کردینا تھا۔ تین سال کے صبر آزما اور پرمشقت دور کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی اس تدبیر کو بھی ناکام بنادیا۔

## ۶۔ قتل کے ارادہ سے ابوطالب سے سودا بازی

جب قریشی سرداروں کو یہ یقین ہوگیا کہ ابوطالب اپنے بھتیجے حضور ﷺ کی حمایت سے کسی صورت بھی دستبردار ہونے کو تیار نہیں تو انہوں نے ایک نہایت گھناؤنی سازش سے حضرت ابوطالب کو فریب دے کر رسول اللہ ﷺ کے قتل کی سکیم تیار کی۔ چند قریشی سردار مکہ کے رئیس اعظم ولید بن مغیرہ کے بیٹے عمارہ کو ہمراہ لے کر ابوطالب کے پاس پہنچے اور کہا:

> "یہ قریش کا سب سے بانکا اور خوبصورت نوجوان ہے۔ آپ اسے اپنی کفالت میں لے لیں اور اپنا متبنّیٰ بنالیں۔ اس کی دیت اور نصرت کے آپؐ حقدار ہوں گے اور اس کے عوض آپ اپنے بھتیجے کو ہمارے حوالہ کردیں۔ جو ہمارے آباؤ اجداد کے دین کا مخالف اور ان کو احمق قرار دیتا ہے اور قوم کا شیرازہ منتشر کردیا ہے۔ ہم اسے قتل کردینا چاہتے ہیں اور یہ ایک آدمی کے بدلے ایک آدمی کا حساب ہے۔"

ابوطالب کہنے لگے:

> "واللہ! یہ کتنا برا سودا ہے جس کی تم مجھے ترغیب دینے آئے ہو۔ تم چاہتے ہو کہ میں تو تمہارے بیٹے کو کھلاؤں پلاؤں اور پالوں پوسوں اور اس کے عوض تم میرا بیٹا مجھ سے لے کر اسے قتل کردو۔ واللہ! یہ ناممکن ہے۔"

اس پر مطعم بن عدی ابوطالب سے کہنے لگا:

> "بخدا! تم سے تمہاری قوم نے انصاف کی بات کہی ہے مگر تم تو کسی بات کو قبول ہی نہیں کرتے"

ابوطالب کہنے لگے: "بخدا! یہ انصاف کی بات نہیں ہے۔ بلکہ مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی میرا ساتھ چھوڑ کر میرے مخالفین سے مل گئے ہو۔ اگر ایسی ہی بات ہے تو ٹھیک ہے جو چاہو کرو"(۷)

ابوطالب کے اس جواب سے مایوس ہو کر قریش کا یہ مجمع منتشر ہو کر چلا گیا۔



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ۷۔ وہ مشورۂ قتل جو ہجرت کا سبب بنا

اس مجلس مشاورت میں ابلیس خود بھی شامل ہوا تھا اور طے یہ پایا تھا کہ مختلف قبائل کے گیارہ آدمی آپؐ کے گھر کا محاصرہ کریں اور جب آپؐ صبح گھر سے نکلیں تو یکبارگی حملہ کر کے آپؐ کا خاتمہ کر دیں۔ اس مشاورت کی اطلاع بھی اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آپؐ کو دے دی۔ لہٰذا نہایت خفیہ طور پر ہجرت کر کے آپؐ ان کفار و مشرکین مکہ کے شر سے بال بال بچ گئے اور ان لوگوں کا یہ منصوبہ بھی ناکام ہو گیا۔

## ۸۔ ہجرت کے بعد گرفتاری یا قتل پر سو اونٹ انعام کی پیشکش

اس بھاری انعام کے لالچ میں لوگ فرداً فرداً بھی اور ٹولیاں بن کر آپؐ کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے۔ ایک ٹولی تو نقوشِ پا کا سراغ لگاتے لگاتے غارِ ثور کے دہانہ تک بھی پہنچ گئی۔ وہ اس قدر قریب ہوگئے تھے کہ اگر وہ اپنے پاؤں کی طرف دیکھتے تو آپؐ اور حضرت ابوبکرؓ پر نظر پڑ سکتی تھی۔ اس موقعہ پر بھی صبر و ثبات کے اس پیکرِ اعظم میں ذرہ بھر لغزش نہ آئی۔ انفرادی طور پر تعاقب کرنے والوں میں سراقہ بن مالک کا واقعہ خاص طور پر قابل ذکر ہے جس نے فی الواقع آپؐ کو جالیا تھا۔ مگر قریب پہنچنے سے پیشتر اس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی۔ پھر دوسری بار اور پھر تیسری بار بھی ٹھوکر کھائی۔ سراقہ سمجھ گئے کہ اس کی خیر اسی میں ہے کہ وہ ان کے قریب نہ جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے مڑ کر جو سراقہ کو دیکھا تو دعا کی: ''اے اللہ! اسے گرا دے'' چنانچہ اس کا گھوڑا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا۔ (۸)

## ۹۔ عمیر بن وہب جمحی کا مشورۂ قتل، ۲ ہجری

عمیر بھی ان شیاطین میں سے تھا، جو آپؐ کو اذیتیں پہنچانے میں پیش پیش تھے۔ جنگِ بدر میں اس کا بیٹا وہب گرفتار ہو کر مسلمانوں کی قید میں چلا گیا تو یہ شخص غصے سے بے تاب ہو گیا اور انتقام لینے کا تہیہ کر لیا۔ ایک دن عمیر نے حطیم میں بیٹھ کر صفوان بن امیہ کے کنویں میں پھینکے جانے والے مشرک مقتولین کی افتاد کا ذکر کیا۔ تو صفوان کہنے لگا: '' واللہ! اب تو جینے کا کچھ مزہ نہیں'' عمیر کہنے لگا:

> ''اگر میرے سر پر قرض نہ ہوتا اور میرے اہل و عیال نہ ہوتے تو میں محمد (ﷺ) کے پاس جا کر اسے قتل کر ڈالتا''

صفوان کہنے لگا: ''تمہارے قرض کی ادائیگی بھی میرے ذمہ رہی اور بال بچوں کی نگہداشت بھی۔ اگر میرے پاس کچھ کھانے کو ہوتا تو انہیں بھی ضرور ملے گا'' عمیر نے کہا: ''اچھا! پھر اس بات کو اپنی ذات تک ہی محدود رکھنا'' اور صفوان نے اس کا اقرار کر لیا۔



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اب عمیر نے اپنی تلوار کو زہر آلود کرایا اور مدینہ جاکر مسجدِ نبوی میں پہنچ گیا۔ حضرت عمرؓ نے آپؐ کو اطلاع دی کہ اللہ کا دشمن عمیر بن وہب گلے میں تلوار حمائل کیے آیا اور آپؐ سے ملاقات کی اجازت چاہتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "اسے آنے دو"

تاہم حضرت عمرؓ نے ازراہِ احتیاط اس کی تلوار کا پر تلا لپیٹ کر پکڑ لیا۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ سے کہا: "اس کی تلوار چھوڑ دو" پھر عمیر سے پوچھا: "بتلاؤ کیسے آنا ہوا؟" عمیر کہنے لگا: "میرا بیٹا آپؐ کی قید میں ہے، آپؐ احسان فرما دیجئے"

آپؐ نے فرمایا: "اگر یہی بات ہے تو پھر تلوار کیوں حمائل کر رکھی ہے؟" کہنے لگا: "یہ تلواریں پہلے بھلا کس کام آئیں؟" ...... آپؐ نے فرمایا: "ٹھیک ٹھیک بات بتلاؤ، ادھر ادھر کی مت ہانکو"

اور پھر جب عمیر نے وہی پہلی بات دہرا دی تو آپؐ نے فرمایا: "بات یہ نہیں، بلکہ تم مجھے قتل کرنے کے ارادہ سے آئے ہو۔ تم نے اور صفوان بن امیہ نے حطیم میں بیٹھ کر یہ مشورہ کیا۔ صفوان نے تمہارے قرض اور بال بچوں کی نگہداشت کی ذمہ داری قبول کی اور تم مجھے قتل کرنے یہاں آگئے۔ لیکن یاد رکھو کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان حائل ہے۔"

عمیر کو خیال آیا کہ یہ معاملہ ایسا تھا کہ جس کا صفوان کے علاوہ کسی کو بھی علم نہ تھا، اسے کس نے بتلایا؟ یقیناً یہ نبی ہی ہو سکتا ہے۔ اس خیال کے آتے ہی اس نے آپؐ کے سامنے کلمہ شہادت کا اقرار کیا اور مسلمان ہو گیا۔ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا:

"اپنے بھائی کو دین سمجھاؤ، قرآن پڑھاؤ اور اس کے بیٹے کو آزاد کر دو"

ادھر صفوان نے مکہ میں مشہور کر رکھا تھا کہ میں عنقریب تم لوگوں کو ایک خوشخبری سناؤں گا۔ مگر اس کے بجائے جب اسے عمیر کے مسلمان ہونے کی اطلاع ملی تو غصہ سے جل بھن گیا اور اس نے قسم کھالی کہ آئندہ وہ عمیر سے نہ کوئی بات کرے گا، نہ ہی اسے کسی قسم کا نفع پہنچائے گا۔ عمیرؓ اسلام سیکھ کر چند دن مکہ آئے اور یہاں آکر دعوت کا کام شروع کر دیا اور ان کے ذریعہ بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔ (۹)

## ۱۰۔ یہود کا منصوبہ قتل، ۴ ہجری

بئر معونہ کے واقعہ نے ایک دفعہ پھر جنگِ احد کے چرکہ کو تازہ کر دیا۔ ستر قاریوں میں سے صرف عمرو بن امیہ ضمری بچے جنہیں کافروں نے گرفتار کر لیا۔ (۱۰) آپؓ ان کی قید سے نکل بھاگے اور مدینہ پہنچ کر اس دردناک واقعہ کی اطلاع دی۔ راستے میں آپؓ نے غلطی سے دو آدمیوں کو دشمن سمجھ کر ان کا صفایا کر دیا۔ (۱۱) حالانکہ وہ معاہد تھے جب نبی ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو بہت دکھ ہوا اور آپؐ نے فرمایا: "اب ہمیں ان دو آدمیوں کی دیت ادا کرنا ہو گی" چنانچہ آپؐ رقم کی فراہمی میں مشغول ہو گئے۔



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہود بھی ابتدائی معاہدہ کی رو سے اس طرح کی دیت میں برابر کے شریک قرار دیئے گئے تھے۔ چنانچہ آپؐ چند صحابہؓ کو ساتھ لے کر اسی سلسلہ میں بنو نضیر کے ہاں گئے۔ ان لوگوں نے آپؐ کو ایک مکان کے صحن میں بٹھلایا۔ آپؐ دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ یہود وہاں سے اس بہانے چلے آئے کہ ہم جا کر رقم اکٹھی کرتے ہیں اور وہاں سے باہر آکر آپؐ کو قتل کرنے کے مشورے ہونے لگے۔ ایک یہودی کہنے لگا: "کون ہے جو مکان کی چھت پر جا کر اوپر سے چکی کا پاٹ محمد ﷺ پر گرا کر اسے کچل ڈالے؟" (۱۲)

ایک دوسرا بدبخت فوراً اس کام کے لئے تیار ہو گیا۔ ان لوگوں کے اس ارادہ کی آپؐ کو بذریعہ وحی خبر ہو گئی اور آپؐ فوراً وہاں سے اٹھے اور مسجد کی طرف روانہ ہوئے۔ صحابہ کرامؓ کو بھی آپؐ نے راہ میں یہود کے اس مذموم ارادہ سے مطلع فرمایا۔ یہود کی یہی غداری غزوۂ بنو نضیر کا فوری سبب بن گئی اور بالآخر انہیں جلاوطن ہونا پڑا۔

## ۱۱۔ ثمامہ بن اثال کا ارادۂ قتل، ۶ ہجری

محرم ۶ ہجری میں مسلمانوں کا ایک چھوٹا سا لشکر حضرت محمد بن مسلمہؓ کی سرکردگی میں یمنی قبیلوں کی سیاسی صورتحال کی تحقیق کے لئے بھیجا گیا۔ یہ لشکر قبیلہ بنو حنیفہ کے سردار ثمامہ بن اثال حنفی کو گرفتار کر کے آپؐ کے پاس مدینہ لے آیا۔ ثمامہ مسیلمہ کذاب کے حکم سے بھیس بدل کر نبی ﷺ کو قتل کرنے کے ارادہ سے نکلا تھا جسے مسلمانوں نے گرفتار کر لیا۔ مدینہ پہنچنے پر آپؐ نے اس کو مسجدِ نبوی کے ایک ستون سے باندھ دینے کا حکم دیا۔ آپؐ اس کے پاس تشریف لائے اور پوچھا:

"ثمامہ! کیا صورت حال ہے؟" ثمامہ کہنے لگا:

"اگر مجھے قتل کر دو گے تو میرا قصاص لیا جائے گا اور اگر معاف کر دو، تو ایک قدردان کو معاف کرو گے اور اگر مال چاہتے ہو تو جتنا چاہتے ہو وہ بھی مل جائے گا"

رسول اللہ ﷺ ثمامہ کا جواب سن کر واپس چلے گئے اور کوئی جواب نہ دیا۔ دوسرے دن آپؐ پھر تشریف لائے اور وہی پہلا سا سوال کیا۔ جواب میں ثمامہ نے بھی وہی باتیں دہرا دیں جو اس نے پہلے دن کہی تھیں۔ چنانچہ آپؐ نے دوسرے دن بھی کچھ جواب نہ دیا اور واپس چلے آئے۔

تیسرے دن آپؐ پھر اس کے پاس گئے اور تیسرے دن بھی بعینہٖ وہی سوال و جواب ہوئے۔ آپؐ نے ثمامہ کا جواب سن کر صحابہ سے فرمایا کہ "اسے رہا کر دو"

آزاد ہونے کے بعد ثمامہ ایک باغ میں گیا۔ وہاں غسل کیا اور پھر آپؐ کے پاس واپس آکر اسلام قبول کر لیا اور کہنے لگا: "واللہ! آج سے پہلے مجھے آپؐ کا چہرہ سب سے زیادہ ناپسند تھا مگر آج سب سے زیادہ محبوب ہے اور آپؐ کا دین سب ادیان سے زیادہ ناپسند تھا مگر آج یہی دین سب سے زیادہ محبوب ہے۔ میں عمرہ کا ارادہ کر رہا تھا کہ مجھے آپؐ کے ساتھیوں نے پکڑ لیا"۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے بشارت دی اور عمرہ



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرنے کی ہدایت فرما دی۔ چنانچہ جب عمرہ کی غرض سے ثمامہ مکہ آئے تو مشرکین کہنے لگے کہ ثمامہ بھی بے دین ہو گیا ہے۔ ثمامہ کہنے لگے ”نہیں بلکہ میں تو مسلمان ہوا ہوں اور یاد رکھو کہ آئندہ تمہیں یمن سے گندم کا ایک دانہ بھی نہ پہنچے گا۔ تا آنکہ رسول اللہ ﷺ مجھے اس بات کا حکم دیں۔“

ثمامہ بن اثال کا قصہ صحیحین (۱۳) میں کئی مقامات پر مذکور ہے۔ مگر ان میں یہ مذکور نہیں کہ ثمامہ جب گرفتار ہوئے تو اس وقت مسیلمہ کذاب کے حکم کے مطابق رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کے ارادہ سے نکلے تھے۔ اس بات کی وضاحت سیرت طیبہ میں موجود ہے۔ (۱۴)

## ۱۲۔ زہر آلود بکری سے آپؐ کے قتل کی یہودی سازش، ۷ ہجری

خیبر کے فتح ہونے اور یہود سے مزارعت کا معاملہ طے ہو جانے کے بعد آپؐ نے چند دن خیبر میں قیام فرمایا۔ غدار اور مکار شکست خوردہ یہود نے ان ایام میں آپؐ کو مار دینے کی ایک سازش تیار کی۔ سلام بن مشکم کی بیوی، زینب کو جو یہودی سردار مرحب کی بیٹی تھی، اس کام کے لئے آلہ کار کے طور پر استعمال کیا گیا۔ زینب نے آپؐ کو دعوت کا پیغام بھیجا۔ جسے آپؐ نے ازراہِ کرم قبول فرما لیا۔ آپؐ سے یہ پوچھ لیا گیا کہ آپ کون سا گوشت کھانا پسند فرماتے ہیں؟ آپؐ نے جواب میں فرمایا: ”دستی کا“

یہود نے زہر آلود بکری سے سالن تیار کیا۔ آپؐ چند صحابہؓ سمیت وقت معینہ پر پہنچ گئے۔ کھانا شروع کیا تو پہلا لقمہ ڈالتے ہی آپؐ کو زہر کا اثر محسوس ہونے لگا اور آپؐ نے کھانے سے فوراً ہاتھ کھینچ لیا۔ لیکن حضرت بشیرؓ بن براء نے چند ایک لقمے کھا لئے تھے۔ لہٰذا وہ زہر کے اثر سے ایک دو دن بعد شہید ہو گئے۔ آپؐ نے زینب کو بلا کر پوچھا تو اس نے اقبالِ جرم کر لیا اور یہ بھی بتلایا کہ اس سازش میں پوری یہودی قوم شریک تھی۔ آپؐ نے اپنی طرف سے تو زینب اور دوسرے یہودیوں کو معاف کر دیا لیکن حضرت بشیرؓ بن براء کے قصاص میں زینب کے قتل کا حکم دے دیا۔ (۱۵)

آپؐ نے اپنی مرض الموت میں حضرت عائشہؓ سے فرمایا: ”عائشہؓ مجھے اب معلوم ہوا کہ جو کھانا میں نے خیبر میں کھایا۔ اس کے زہر کے اثر سے میری رگِ جان کٹ گئی“ (۱۶)

## ۱۳۔ خسرو پرویز شاہ ایران کا ارادۂ قتل

صلح حدیبیہ اور جنگِ خیبر سے فراغت کے بعد آپؐ کو کچھ اطمینان نصیب ہوا تو آپؐ نے شاہانِ عجم کے نام دعوتی خطوط لکھے اور ان خطوط کے لئے مہر بھی بنوائی۔ کسریٰ شاہِ ایران کے نام آپؐ نے جو خط لکھا وہ عبداللہ بن حذافہؓ سہمی کے ہاتھ بحرین کے حاکم (منذر بن ساوی) کو روانہ کیا۔ بحرین ایران ہی کے زیر تخت اور اس کا ایک صوبہ تھا۔ بحرین کے حاکم نے وہ خط شاہِ ایران کو بھیج دیا۔ کسریٰ نے جب خط پڑھا تو اسے اپنی توہین و تحقیر سمجھتے ہوئے کہا: میرا غلام ہو کر ایسا خط لکھتا ہے۔ پھر غصہ سے خط کو چاک کر ڈالا۔



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آپؐ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو آپؐ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! ان لوگوں کو بھی ایسے ہی چاک کردے۔[17] اور آپ کی یہ دعا ان لوگوں کے حق میں حرف بحرف پوری ہوئی۔

خسرو نے نامہ مبارک چاک کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ حاکم یمن باذان کو حکم دیا کہ وہ کسی آدمی کو مدینہ بھیجے جو اس نئے مدعی نبوت کو گرفتار کرکے ہمارے حضور پیش کرے۔ باذان نے اس غرض سے دو آدمی مدینہ بھیجے۔ انہوں نے مدینہ پہنچ کر عرض کی کہ شہنشاہِ کسریٰ نے تم کو بلایا ہے اگر تعمیل حکم نہ کروگے تو وہ تمہیں اور تمہارے ملک کو تباہ کردے گا"

آپؐ نے ان آدمیوں سے کہا کہ "اچھا تم کل آنا" جب وہ دوسرے دن حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا: "تمہارے شہنشاہِ عالم[18] کو تو آج رات اس کے بیٹے نے قتل کرڈالا ہے۔ تم واپس چلے جاؤ اور اس سے کہہ دینا کہ اسلام کی حکومت ایران کے پایۂ تخت تک پہنچے گی۔" وہ جب یمن واپس آئے تو وہاں خسرو کے قتل کی خبر پہنچ چکی تھی، یہ ماجرا دیکھ کر وہ لوگ مسلمان ہوگئے۔

## ۱۴۔ جادو کے ذریعہ آپؐ کو ہلاک کرنے کی یہودی سازش

تقریباً انہی ایام میں زہر آلود بکری کے واقعہ کے بعد یہود نے آپؐ کو ہلاک کرنے کی دوسری سازش یہ کی کہ انہوں نے اپنے حلیف لبید بن اعصم سے جو ماہر جادوگر تھا، آپؐ پر جادو کروایا تاکہ آپؐ (نعوذ باللہ) اس کے اثر سے ہلاک ہوجائیں۔ لبید نے اس سلسلہ میں اپنی دو لڑکیوں کو ذریعہ بنایا۔ انہوں نے جیسے بھی بن پڑا، آپؐ کے سر کے بال حاصل کئے۔ ان پر منتر پڑھا، پھر گانٹھیں لگائیں۔ پھر ان بالوں کو کھجوروں کے خوشوں کے غلاف میں چھپا کر ذروان نامی کنوئیں کی تہ میں ایک پتھر کے نیچے دبادیا۔

یہ جادو اتنا تیز اور سخت تھا کہ اس کے اثر سے اس کنوئیں کے پانی کا رنگ ایسے سرخ ہوگیا جیسے اس میں مہندی ڈال دی گئی ہو اور اس کنوئیں پر واقع درختوں کے خوشے یوں لگتے تھے جیسے سانپوں کے پھن ہوں۔ آپؐ کے بجائے اگر کسی دوسرے شخص پر اتنا سخت جادو کیا جاتا تو وہ غالباً جانبر نہ ہوسکتا۔ مگر آپؐ پر اس کا صرف اتنا اثر ہوا کہ چند ماہ آپ کی یہ کیفیت رہی کہ آپؐ سمجھتے تھے کہ یہ کام کرچکا ہوں مگر حقیقتاً وہ کیا نہ ہوتا تھا۔ تاہم اس دوران کسی بھی شرعی کام میں کچھ خلل واقع نہ ہوا۔

آپؐ نے اس کیفیت کے ازالہ کے لئے اللہ سے دعا فرمائی۔ چنانچہ خواب میں آپ کو یہ ساری صورتحال تفصیل سے بتلادی گئی۔ آپؐ چند صحابہ کرامؓ کو لے کر ذروان کنوئیں پر گئے۔ پتھر کے نیچے سے وہ پوٹلا نکالا۔ آپؐ سے کہا گیا کہ اس پوٹلے کو کھول کر اس کا توڑ کریں۔ لیکن آپؐ نے فرمایا: مجھے اللہ نے شفا دے دی ہے، اب میں فساد نہیں پھیلانا چاہتا۔ آپؐ نے لبید بن اعصم اور یہود سے بھی اس کا کچھ انتقام نہیں لیا۔[19]



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ۱۵۔ ایک بدوی کا ارادۂ قتل

غزوہ ذات الرقاع سے واپسی پر ایک مقام پر لشکر نے پڑاؤ کیا۔ صحابہ کرامؓ الگ الگ درختوں کے نیچے آرام کرنے لگے۔ آپؐ بھی ایک درخت کے نیچے جا بیٹھے۔ تلوار درخت سے لٹکا دی۔ لیٹے ہی تھے کہ نیند غالب آگئی۔ اتنے میں اسلام دشمن قبیلہ کا ایک بدو وہاں پہنچ گیا۔ تلوار درخت سے اتار رہا تھا کہ آپ جاگ گئے۔ وہ تلوار ہاتھ میں لے کر کہنے لگا: محمد (ﷺ) بتاؤ! اب تمہیں مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ آپؐ نے فوراً جواب دیا: "میرا اللہ"...... یہ لفظ آپؐ نے اس بیباکی سے کہے کہ وہ بدو کانپنے لگا اور تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی اور تلوار آپؐ نے سنبھال لی۔ جب آپؐ نے اس پر قابو پالیا۔ تو اسے معاف کر دیا اور اپنے پاس بٹھا کر صحابہ کرامؓ کو بلایا اور اصل ماجرا سے آگاہ کر دیا۔ [(۲۰)] یہ بدو اسی قبیلہ سے تھا جس کی سرکوبی کے لئے آپؐ نکلے ہوئے تھے۔

## ۱۶۔ فضالہ بن عمیر کا ارادۂ قتل، ۸ ہجری

یہ وہی فضالہ ہیں جن کا باپ عمیر بن وہب جمحی بھی، صفوان بن امیہ سے مشورہ کرنے کے بعد آپ کو قتل کرنے کے ارادہ سے مدینہ آیا تھا اور نتیجۃً اسلام لا کر واپس مکہ جا کر مقیم ہو گیا تھا۔ فضالہ ابھی تک مشرک ہی تھا۔ فتح مکہ کے بعد آپ کعبہ کا طواف فرما رہے تھے کہ فضالہ کو آپؐ کے قتل کی سوجھی۔ جب وہ اس ارادہ سے آپؐ کے قریب آیا تو آپؐ نے خود اسے اس کے ارادہ سے مطلع کر دیا۔ جس پر وہ اپنے باپ کی طرح مسلمان ہو گیا۔ [(۲۱)]

## ۱۷۔ منافقوں کی آپ کو قتل کرنے کی سازش، ۹ ہجری

غزوۂ تبوک سے واپسی پر تقریباً ۱۵ منافقوں نے یہ سازش تیار کی کہ آپ کی کھلے راستہ کی بجائے گھاٹی والے راستہ کی طرف رہنمائی کی جائے اور جب آپؐ وہاں پہنچ جائیں تو آپ کو سواری سے اٹھا کر نیچے گھاٹی میں پھینک کر ہلاک کر دیا جائے۔ اسی سازش کے تحت آپ کی سواری کو اس راہ پر ڈال دیا گیا۔ حذیفہ بن یمان آپؐ کے ہمراہ تھے۔ جب گھاٹی قریب آنے کو تھی تو چند منافق منہ پر ڈھاٹے باندھے رات کی تاریکی میں آپ کی طرف بڑھنے لگے۔ دریں اثناء آپ کو وحی کے ذریعہ منافقوں کے اس مذموم ارادہ کی اطلاع مل گئی تھی۔ آپؐ نے حذیفہ بن یمانؓ کو حکم دیا کہ ان منافقوں کی سواریوں کے چہروں پر مار مار کر تتر بتر کر دیں۔ اس کام سے منافقوں کو بھی شبہ ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے مذموم ارادہ سے مطلع ہو چکے ہیں۔ لہٰذا اب انہیں اپنی جانیں بچانے کی فکر دامن گیر ہوئی اور انہوں نے راہِ فرار اختیار کی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے منافقوں کا یہ منصوبہ قتل بھی ناکام بنا دیا۔ [(۲۲)]

آپؐ نے حضرت حذیفہ بن یمان کو ان منافقوں کے نام اور ان کے باپوں کے نام بھی بتلا دیئے



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تھے۔ حضرت حذیفہ ان کو پہچانتے بھی تھے۔ تاہم رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ بھی فرما دیا تھا کہ عام مسلمانوں میں انہیں مشہور نہ کیا جائے۔ یہ سازشی منافق بعد میں اہل عقبہ کے نام سے مشہور ہوئے۔

## ۱۸۔ عامر بن طفیل اور اربد کی سازش قتل، ۱۰ ہجری

۱۰ ہجری میں عرب بھر سے مدینہ میں جو وفود آئے، ان میں ایک وفد عامر بن صعصعہ کا بھی تھا۔ یہ وفد رشد وہدایت کی غرض سے نہیں بلکہ آپؐ کے قتل کے ناپاک ارادہ سے آیا تھا اس وفد میں ایک تو عامر بن طفیل تھا...... اور یہ وہی شخص ہے جس نے فریب کاری سے **بئر معونہ** پر ستر صحابہ کرامؓ کو شہید کرا دیا تھا۔ دوسرا اربد بن قیس، تیسرا خالد بن جعفر اور چوتھا جبار بن اسلم تھا۔ یہ سب کے سب قوم کے سردار اور شیطان صفت انسان تھے۔

عامر اور اربد نے راستہ ہی میں یہ سازش بنائی تھی کہ دھوکہ دے کر محمد ﷺ کو قتل کر دیں گے۔ چنانچہ جب یہ وفد مدینہ پہنچا۔ تو عامر نے گفتگو کا آغاز کیا کہ آپؐ کو دھیان لگائے رکھے۔ اتنے میں اربد گھوم کر آپؐ کے پیچھے پہنچ گیا۔ وہ میان سے تلوار نکال ہی رہا تھا کہ اللہ نے اس کا ہاتھ روک لیا اور وہ اسے بے نیام بھی نہ کر سکا اور اس کی سب تدبیریں دھری کی دھری رہ گئیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں پر بددعا کی۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا۔ چنانچہ واپسی پر اربد اور اس کے اونٹ پر بجلی گری جس سے وہ جل کر مر گیا۔ رہا عامر تو اسی واپسی کے سفر کے دوران اس کی گردن پر ایک ایسی گلٹی نکلی جس نے اسے موت سے دوچار کر دیا۔ مرتے وقت اس کی زبان پر یہ الفاظ تھے: "آہ! اونٹ کی گلٹی جیسی گلٹی اور ایک فلاں خاندان کی عورت کے گھر میں موت"

صحیح بخاری کی روایت کے مطابق عامر نے آپؐ سے گفتگو کا جو آغاز کیا وہ یوں تھا: "میں آپ کو تین باتوں کا اختیار دیتا ہوں: (۱) دیہاتی آبادی کے حاکم آپؐ ہوں اور شہری آبادی کا حاکم میں ہوں گا، (۲) یا آپؐ کے بعد آپ کا خلیفہ میں بنوں گا اور (۳) اگر یہ دونوں باتیں نا منظور ہوں تو میں غطفان کے ایک ہزار گھوڑوں اور ایک ہزار گھوڑیوں سمیت آپ پر چڑھائی کروں گا۔[۲۳]

اس واقعہ کے بعد وہ ایک عورت کے گھر میں طاعون کا شکار ہو گیا اور مرتے وقت اس کی زبان پر یہ الفاظ تھے: "اونٹ کی گلٹی جیسی گلٹی اور وہ بھی فلاں خاندان کی عورت کے گھر میں! میرے پاس میرا گھوڑا لاؤ" چنانچہ وہ گھوڑے پر سوار ہوا اور اسی حالت میں موت نے اسے آلیا۔[۲۴]

سو یہ ہے ان سازشوں کی مختصر سی داستان، جن میں بالخصوص اس محسن اعظم کی ذات کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کرنے کے منصوبے تیار کئے گئے تھے۔ وہ محسن اعظم جو دنیا بھر کے لوگوں کی اِصلاح و فلاح کے لئے یکساں درد رکھتا تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایسی تمام سازشوں کو ناکام بنا کر ﴿**وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ**﴾ کا وعدہ اور ذمہ پورا کر دیا اور ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی پورا ہو گیا:



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿هُوَ الَّذِىٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (۹:۳۳) "وہی تو ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس دین کو باقی سب ادیان پر غالب کر دے۔ اگرچہ مشرک لوگوں کو یہ بات ناپسند ہے"

### حاشیہ جات

۱۔ اصابہ فی احوال الصحابہ ذکر حارث بن ابی ہالہ، بحوالہ سیرت النبیؐ، ج:۱، ص:۳۱۴

۲۔ ابن ہشام، ۱:۲۹۸۔۲۹۹، بحوالہ الرحیق المختوم، ص:۱۵۱

۳۔ بخاری، کتاب المناقب، باب فضل ابی بکر نیز کتاب التفسیر سورۃ مؤمن

۴۔ مختصر سیرت الرسولؐ، ص:۱۳، بحوالہ الرحیق المختوم، ص:۱۵۳

۵۔ سیرت النبیؐ، ج:۱، ص:۲۲۸، بحوالہ طبقات ابن سعد وابن عساکر و کامل لابن الاثیر

۶۔ بخاری، کتاب التوحید، باب فی المشیّة والارادة

۷۔ ابن ہشام، ۱:۲۶۶، ۲۶۷، بحوالہ الرحیق المختوم، ص:۱۴۵

۸۔ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب هجرة النبیؐ

۹۔ ابن ہشام، ۱:۶۶۱ تا ۶۶۳، بحوالہ الرحیق المختوم، ص:۳۷۲

۱۰۔ بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الرجيع و بئر معونة

۱۱۔ الرحیق المختوم، ص:۴۶۱

۱۲۔ الرحیق المختوم، ص ۴۶۲

۱۳۔ بخاری، کتاب المغازی، باب وفد بنی حنیفہ مسلم کتاب الجہاد باب ربط الاسیر

۱۴۔ سیرت طیبہ، ۲:۲۹۷، بحوالہ الرحیق المختوم، ص:۵۰۶

۱۵۔ الرحیق المختوم، ص:۵۹۸

۱۶۔ بخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبیؐ......

۱۷۔ بخاری، کتاب العلم، باب المناولۃ، کتاب المغازی، باب کتاب النبی الی کسریٰ و قیصر......

۱۸۔ سیرت النبیؐ، ج:۱، ص:۴۸۲

۱۹۔ بخاری، کتاب بدء الخلق نیز کتاب الادب باب ان اللہ یامر

۲۰۔ بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب من علق سیفہ بالشجرہ

۲۱۔ بخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبیؐ

۲۲۔ الرحیق المختوم، ص:۶۴۸

۲۳۔ الرحیق المختوم، ص:۶۸۶

۲۴۔ بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الرجیع

اسلامک انسٹیٹیوٹ میں ۱۰ر جون سے جہاں F-A پاس طالبات کے لئے حسب روایت سمر کیمپ شروع ہو رہا ہے وہاں سکولز میں اسلامیات کی اساتذہ کے لئے ٹیچرز ٹریننگ کورس بھی شروع ہوگا۔ جس میں اسلامیات کے تبدیل شدہ نصاب کو پڑھانے کی ٹریننگ دی جائے گی۔ ہر دو کورسز میں دلچسپی رکھنے والی طالبات و اساتذہ فوری رابطہ کریں۔ فون: 5866476
5839404 / 5852897



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ